کے سرگرم کارکن ڈاکٹر ای۔ الیف روڈوالف سے شری آچاریہ کی خط و کتابت شروع ہوئی۔ اور اُس کی تمام ڈاک آپ کے دستِ مبارک سے تحریر کی جاتی رہی۔

جے سانہ سے روانہ ہوکر آپ آچاریہ جی کے ساتھ ہی وڈنگر اور وسنگر ہوتے ہوئے شری ترنگا جی تیرتھ کی یاترا کرنے کے لئے کھیرالو پہونچے۔ اور وہاں سے تیرتھ یاترا کرکے پالن پور ہوتے ہوئے آبو جی پنچ تیرتھی وغیرہ کی یاترا کرتے ہوئے پالی پہونچے۔ لیکن یہاں یہ عرض کردینا بہت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس اثنائے سفر میں ایک یوم مقام پالی اور ایک یوم "ناڈلائی" میں لوگوں کی خواہش کے مطابق جو اُپدیش دیئے گئے۔ اُنہیں بہت سراہا گیا۔ اور چونکہ یہ آپ کے پہلے اُپدیش تھے۔ جو دیکشا لینے کے بعد دیئے گئے۔ اس لئے بھی انہیں خاص درجہ دیا گیا۔

مقام پالی میں آکر آچاریہ جی نے آپ کو سات سادھوؤں

کی موجودگی میں تاریخ بیساکھ شدی ۱۱ سمت ۱۹۴۶ کو شری نولکھا پارشوناتھ جی کے مندر میں بڑی دیکشا دی۔ یہاں سے شری آچاریہ جی تو جودھپور کو روانہ ہو گئے۔ لیکن آپ اپنے گورودیو شری ۱۰۸ شری ہرش وجے جی مہاراج کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے پالی میں ہی ٹھہر گئے۔ تاکہ اُن کی تیمارداری اچھی طرح سے ہو سکے۔ لہٰذا آپ کا سمت ۱۹۴۶ بکرمی کا دُوسرا اور تیسرا چوماسہ بھی پالی میں ہُوا۔ اور یہاں زیادہ دیر تک ٹھہرنے کی وَجہ سے آپ نے چند جین گرنتھوں کا اور مطالعہ کیا۔ اور چندر کا جیسے مشکل گرنتھوں پر معمُولی عبُور حاصل کرنے کے علاوہ امر کوش کا بہت حصّہ ازبر کر لیا۔ اور پالی کے رَہنے والے ایک جوتشی سے تھوڑا بہت جوتش بھی سیکھا۔ اور چوماسہ ختم ہونے پر گورُودیو کی ہمراہی میں بیاور ہوتے ہُوئے اجمیر پہونچے۔ یہاں آپ کو شری اچاریہ جی بھی کاپرڑا تیرتھ کی یاترا کرتے ہُوئے آملے۔ اس وقت آچاریہ جی کے ساتھ سولہ سادھو اور تھے۔ جن کے نام بخوفِ طوالت درج نہیں کئے جا سکتے۔ اُن کا

شری اچاریہ جی اور آپ کا فوٹو لیا گیا جس کو آپ کے بھگت آپ کی پہلی تصویر ہونے کی وجہ سے محبّت سے رکھتے ہیں۔ یہاں سے شری آچاریہ جی کے ساتھ ہی آپ سفر کرتے ہوئے جے پور پہنچے اوّل یہاں چونکہ اٹھائیں تیوہار منائے جانے تھے۔ اِس لئے بھی پچھلے سفر کی نسبت ذرا زیادہ ٹھیرنا پڑا۔ اور دُوسرے شری ۱۰۰۸ ہرش وجے جی مہاراج کی طبیعت پھر خراب ہو گئی تھی۔ اِس لئے شری آچاریہ خود تو جے پور کی جانب چلے گئے۔ اور آپ معہ تین اور سادھوؤں سمیت وہیں ٹھیر گئے۔ اُن کی طبیعت ٹھیک ہونے پر آپ نے اُن کے ساتھ دہلی کا رُخ کیا۔ اور اُنہیں آرام سے دہلی لے آئے۔ وہاں آچاریہ جی بھی آملے۔ لیکن چونکہ اُنہیں جلد پنجاب کی طرف روانہ ہونا تھا۔ اور شری ہرش وجے جی مہاراج کی طبیعت ابھی تک ٹھیک نہ ہوئی تھی۔ اِس لئے اُنہوں نے فرمایا۔ کہ میں تو پنجاب کو جا رہا ہوں۔ تم بھی اِن کی طبیعت ٹھیک ہونے پر پنجاب چلے آنا۔ چوماسہ اکٹھا ہی کریں گے۔

آچاریہ مہاراج چلے گئے۔ اور آپ دہلی میں ہی اپنے گورُودُسے کیے علاج معالجے کے لئے ٹھہر گئے۔ حکیم، وید، ڈاکٹر وغیرہ سبھی سے علاج کروایا گیا۔ لیکن۔ زندگی کے ٹوٹتے ہوئے دھاگے کو کون جوڑ سکتا ہے۔ کوئی تدبیر کارگر ہوتی دکھائی نہ دی۔ آخیر میں اجمیر کے ایک حکیم (جن کا پہلے علاج مفید ثابت ہوا تھا۔ اور جنڈیالہ گورُو پنجاب کے حکیم سکھدیال جی بلائے گئے۔ لیکن

مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی۔"

سب نے جواب دے دیا۔ اور حکیم سکھدیال جی نے دست لبستہ آپ سے عرض کیا۔ کہ مہاراج! گو شری ہرش وجے جی مہاراج آپ کے گورُو ہیں۔ اور آپ کو ان کی موت کی اطلاع رنجیدہ کرے گی۔ لیکن میں بھی ان کا سیوک ہوں۔ اور آپ کے رنج کا حصہ دار۔ لہٰذا عرض کرتا ہوں۔ کہ چونکہ ان کا آخری وقت بہت نزدیک ہے۔ اِس لئے آپ آخری رسوم کی ادائیگی ذرا فوری کرلیں۔ اور یہی شری آچاریہ آتما رام جی کا حکم ہے۔ یہ باتیں آپ کے گورُودیو نے بھی سُن پائیں۔ اُنہوں نے فرمایا۔

دلیھ! میرا آخری وقت نزدیک آگیا ہے۔ میں نے من میں
سنتھارا لے لیا ہے۔
اتنی بات کہہ کر دلو بند نا اور گورو بند نا وغیرہ کر کے گاتھائیں
پڑھ کر "آرسہنو مہ دیو و کر جیت شدی دس سمت ۱۹۴۷ بنارسخ
اکیس مارچ سن اٹھارہ صد نوّے کو دیو لوک کو سدھارے۔
اور آپ شری جی کے دِل پر جُدائی کا وُہ زخم چھوڑ گئے۔ جو
مشکل سے انگور لاتا ہے۔ بتارنخ ۲۲ مارچ اُن کی
ارتھی کا جلوس دُھوم دھام سے دہلی میں نکالا گیا۔ اور
آخری سنسکار کیا گیا۔

پنجاب کی قسمت

آپنی رُوحانی دولت کا خزانہ موت کے بے رحم ہاتھوں
سے لٹوا چکنے کے بعد آپ بھلا دِہلی میں کس طرح رہ سکتے تھے۔
جانے کے لئے تیار ہوئے۔ دہلی کے بھگتوں اور شری شری ۱۰۸

آچاریہ کمل وجے جی مہاراج نے بہتیرا کہا۔ کہ آپ اپنا چوماسہ یہیں کیجئے۔ لیکن زخم خوردہ کو چین کہاں؟ آپ نہ ملانے۔ اور اپنے دو سانتھیوں یعنی گور بھائی شری شتھو وجے جی اور موتی وجے جی کو ساتھ لے کر پنجاب کو شری آچاریہ جی کے پاس روانہ ہو آئے۔

تینوں اجنبی اور پنجاب کا پہلا سفر۔ نہ جان نہ پہچان۔ آپ نے جرنیلی سڑک پر چلنا شروع کیا۔ اور رفتہ رفتہ انبالہ آپ پہنچے۔ وہاں سے پتہ لگا۔ کہ شری جی چھاؤنی میں قیام پذیر ہیں۔ پس آپ اُن کے سامنے حاضر ہوئے۔ اور چرنوں میں گر کر رونے لگ گئے۔

شری اچاریہ جی نے دلاسا دیا۔ اور اُٹھا کر کہا۔ بھائی! رونے کیوں ہو۔ جو کچھ بھاوی گیانی مہاراج نے گیان میں دیکھا تھا۔ وُہ ہو گیا۔ اب آپ مجھے اپنے چرنوں سے جُدا نہ کیجئے گا آپ نے کہا "جو کچھ تم چاہو گے وُہی ہوگا۔"

اچاریہ مہاراج نے فرمایا۔"

یہاں سے شری آچاریہ جی کے ساتھ روانہ ہو کر آپ انبالہ

شہر میں آئے۔ یہاں پر پنجاب کے تمام شہروں اور دیہات کے جین
بھگت شری آچاریہ کے درشنوں کے لئے آنے لگے۔ اس
جگہ ایک بات ایسی ہوئی۔ جس سے آپ کی ذمہ داری تو بہت
حد تک بڑھ گئی۔ لیکن آپ کی شہرت کو بھی چار چاند لگ گئے۔

تمام لوگ جب دیکھتے کہ شری آچاریہ جی کے سنگھاسن
کے پاس ایک نوخیز لڑکا بیٹھا ہر وقت یا تو اُن کی سیوا میں لگا
رہتا ہے۔ اور یا پڑھتا رہتا ہے۔ تو ایک دن ہاتھ جوڑ کر عرض
کیا" مہاراج! یہ نو عمر سادھو مہاراج ہر وقت کیا پڑھتے
رہتے ہیں؟

شری آچاریہ جی نے مسکراتے ہوئے فرمایا" پنجاب کی رکھشا"۔
سب آدمی ایک دوسرے کے منہ کی طرف دیکھنے لگے۔ آچاریہ
جی بولے۔ حیران کیوں ہوتے ہو؟ میں اس کو پنجاب کے لئے
تیار کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے۔ کہ جہاں تک ان سے ہو سکیگا۔
یہ پنجاب کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

پنجاب کے عوام اسی دن سے آپ کو بھگتی بھاؤ سے دیکھنے

لگے۔ اور آج تک وُہ محبّت کا جذبہ دِن بدن بڑھ رہا ہے۔

اُن دِنوں پنجاب میں ایک ستھانک واسی آریا پاربتی جی نے ایک کتاب گیان دیپکا لِکھ رکھی تھی۔ جِس میں بہُت سی اُوٹ پٹانگ باتیں لکھ دی تھیں۔ آپ نے اُس کتاب کے جواب میں گپ دیپکا سمیر نامی کتاب لکھی۔ جو آپ کی پہلی مگر قابِل تعریف تصنیف تھی۔ اِسی موقعہ پر انبالہ کے لوگوں نے شری آچاریہ جی سے عرض کی۔ کہ آپ چوماسہ یہیں پر کریں۔ لیکن مہاراج نہ مانے۔ کیونکہ اُن کا خیال مالیر کوٹلہ کا تھا۔ لیکن تھوڑے سے ساوُھو مہاراج انبالہ میں ٹھہر گئے۔ اور شری آچاریہ جی لُدھیانہ کی جانب روانہ ہو گئے۔ لوگوں نے دُھوم دھام سے اِستقبال کیا۔ جلوس نکالا۔ شری آچاریہ جی کے ساتھ آپ نے بھی لُدھیانہ میں امرت ورشا کی۔ اور وہاں آپ کے بڑے گوُرو بھائی شری پریم وجے جی مہاراج جو دِلّی سے آپ سے جُدا ہو گئے تھے آ پہنچے اور اپنے سب گوُرو بھائیوں کی صلاح لے کر شری آچاریہ جی کے سامنے لُدھیانہ میں اپنے گورودیو کے نام کی لائبریری قائم کرتے

کی تجویز پیش کی - وہ مان گئے۔ پس وہاں شری ہرش وجے گیان بھنڈار نام کی لائبریری قایم کی گئی جو لبعد میں جنڈیالہ گورو تبدیل ہو گئی - یہ نیک کام کرنے کے لبعد آپ سیہ آچاریہ جی کے مالیر کوٹلہ پہونچے۔ اور سمت ۱۹۴۷ کا چترماس یہیں کیا - اور چونکہ یہاں شری آچاریہ جی کے بہت سے پیکچر ہوئے لہٰذا آپ نے اُن سے بہت فایدہ اُٹھایا - اور بہت سے گرنتھوں کا مطالعہ بھی کیا -

مالیر کوٹلہ سے روانہ ہو کر آپ شری آچاریہ جی کے ہمراہ رائیکوٹ - جگراؤں ہوتے ہوئے زیرہ پہونچے - وہاں ایک ماہ رہے . اور اپنے ویاکھیانوں سے لوگوں کو نہال کیا. وہاں سے روانہ ہو کر بھری کے پتن پر دریائے ستلج کو پار کر کے پٹی پہونچے - یہاں آپ کا بڑی دُھوم دھام سے استقبال کیا گیا - یہاں ایک بوڑھے عالم پنڈت اُتم چند کے پاس شری آچاریہ جی کے حکم کے مطابق آپ نے پڑھنا شروع کیا - اور چندر کا کے مشکل شلوک پڑھنے شروع کیے - لیکن پنڈت جی کی علمیت کے قائل ہو کر گُلہم گرنتھ پڑھ لیا - شری آچاریہ جی

تو ایک ماہ کے بعد قصور چلے گئے۔ لیکن آپ شری چترو جے مہاراج
کے ساتھ وہیں تحصیل علم کے لئے رہ گئے - اور پڑھ چکنے کے بعد
آپ اُنہیں جنڈیالہ گورو میں جا ملے - اور ایک گیانی پنڈت سے
نیائے ویدھن وغیرہ گرنتھ پڑھے - اور امرتسر ہوتے ہوئے
دوبارہ پٹی میں آئے - یہاں سمت ۱۹۴۷ کا چوماسہ شری آچاریہ جی
کے ساتھ ہی گذارا - یہ آپ کا پانچواں چوماسہ تھا - پھر دوبارہ
پنڈت اُتم چند رجی سے چیندر پربھا گرنتھ پڑھا - اور جوتش کا
علم سیکھا - یہاں سے روانہ ہو کر زیرہ پہونچے - اور شری آچاریہ
جی کی آگیا سے بھٹرو چ نواسی سیٹھ انوپ چند ملوک چند جی کی
انجن شالا کرائی - اور اسی طرح ہوشیارپور میں لالہ
گوجرمل جی کے بنائے ہوئے مندر میں شری واسو پوجیہ
سوامی جی کی پہلی پرتشٹھا آپ ہی کے ہاتھ سے کروائی گئی -
جو ماگھ شدی ۵ سمت ۱۹۴۸ کو ہوئی - اور اس میں آپ کے
سوا اٹھائیس سادھو اور بھی تھے - شری آچاریہ نے تو سمت ۱۹۴۹
کا چوماسہ ہوشیارپور میں کرنے کا ہی ارادہ کیا - لیکن آپ کو

شری ویردھے جی مہاراج کے ہمراہ پٹی بھیجدیا۔ تاکہ وہاں اسی چوماسہ میں آپ شروع کیے ہُوئے گرنتھوں کو پڑھ سکیں۔ لیکن آپ کے آنے پر معلُوم ہُوا۔ کہ پنڈت اُتم چند کہیں باہر گئے ہُوئے ہیں۔ اور جلدی نہیں آئیں گے۔ اِس لیے آپ مُنی جی کے ہمراہ امرتسر آگئے۔ اور یہاں ایک وِدوان پنڈت کرم چند سے وُہی گرنتھ پڑھنے شروع کیے۔ وُہ بھی تھوڑے عرصہ کے بعد بنارس چلے گئے۔ تو ایک پنڈت بہاری لال جی نے آپ کو پڑھانا شروع کیا۔ اور قُدرتاً ایسا سبب ہُؤا۔ کہ وُہ بھی قلیل مُدت کے بعد باہر چلے گئے۔ اور آپ کی تعلیم مکمل نہ ہو سکی۔

اِسی اثناء میں شری ویردھے جی مہاراج کو مقصود دن پور (گجرات) کے رہنے والے بابُو بُدھ سنگھ جی کے ایک سکول پالی تانہ میں کھولنے کی اطلاع بھاؤ نگر کے سیٹھ کنور جی انند جی نے دی۔ اور لکھا۔ کہ اگر کوئی سادھو یہاں پڑھنے آنا چاہیں۔ تو آسکتے ہیں۔ اچھا رہے گا۔ بس یہ اطلاع آپ کو ملتے ہی پہلے تو ایک خط کے ذریعے اور پھر خود جا کر دو بارہ میانی ضلع ہوشیارپور

میں شری آچاریہ جی سے اجازت حاصل کی۔ جو اس شرط پر دی گئی کہ پانچ سال کے اندر اندر واپس لوٹ آنا ہوگا۔

شری آچاریہ جی کے حکم ملتے ہی اور شری راج وجے جی میانی سے جالندھر لدھیانہ ہوتے ہوئے انبالہ پہونچے۔ یہاں تمام پنجاب کے جینیوں کی جانب سے انبالہ نواسیوں کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ جیسے ہی آپ انبالہ آئیں۔ آپ کو روک لیا جائے۔ اور کسی صورت میں بھی آگے نہ جانے دیا جائے۔ اور کم از کم ایک چوماسہ تو ضرور ایسا کیا جائے۔ اس عرصہ میں ہم شری آچاریہ جی سے حکم اتنا ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہی ہوا۔ انبالہ والوں نے آپ کو روک لیا۔ اور شری آچاریہ جی کو ایک خط لکھا۔ کہ شری ۱۰۰۸ شری راج وجے جی مہاراج کا شریر کمزور ہے۔ ایسی حالت میں اگر یہ سفر کریں گے۔ تو خطرناک ثابت ہوگا۔ اسلئے آپ شری جی کو چاہیئے۔ کہ کم از کم ایک چوماسہ نہیں اور وللبھ وجے جی مہاراج کو سفر سے روک دیں۔ اور انبالہ ٹھہرنے کی آگیا دیں۔

پریم بھگتی نے اپنا اثر کیا۔ اور شری آچاریہ جی نے آپ کو لکھا کہ شری منی راج وجے جی کی صحت پالی تک سفر نہ کیا جائے ابھی تم جوان ہو۔ ایک چوماسہ کے بعد بھی تو پالی تانہ پہنچ سکتے ہو۔ یہاں تو اجازت کے بغیر بولنا بھی گناہ تھا۔ پس حکم کی تعمیل میں انبالہ ٹھہرنا پڑا۔ اور امرت سر کے بوڑھے لالہ باگا مل کی بات یاد آ گئی۔ جس نے امرت سر سے روانہ ہوتے وقت کہا تھا۔ کہ آپ ہماری خوشی سے نہیں جا رہے ہیں۔ اگر ہماری بھگتی میں اثر ہوگا۔ تو کم از کم یہ چوماسہ تو آپ انبالہ سے آگے نہیں جا سکتے۔ سچ ہے۔ کہ

"بھگت کے بس میں ہیں بھگوان!"

ادھر تو آپ کو یہاں روک لیا گیا۔ اور اُدھر جب گجرات میں آپ کے آنے کی خبر ملی۔ تو بہت سے سمجھدار آدمیوں کی چٹھیاں آئیں۔ کہ مہاراج آپ کے آنے کی خبر سُن کر ہمیں بڑی خوشی ہوئی لیکن اُس سے زیادہ رنجدہ یہ بات ہے۔ کہ آپ شری آچاریہ جی جیسے مکمل کلپ برکش کے سمان۔ مرضی کے مُطابق پھل دینے والے۔ گیان کے سمندر۔ نیکی کے مجسّمہ۔ مُتلہ رُوحانیت کے چرنوں

کو چھوڑ رہے ہیں۔ مہربانی کرکے ایسی بات نہ کرنا۔ اُن کے پاس
رہنا ہی آپ کے اور سماج کے لئے بہتر ہوگا۔

کچھ تو ان خطوط سے اور کچھ اپنی صلاح ڈھیلی پڑ گئی۔ کہ پانچ
برس کا وعدہ ممکن ہے پُورا نہ کر سکوں۔ تو عہد شکنی کا مجرم ہُوں
اور اگر اُدھر ہی موت واقع ہو گئی۔ تو بقول

نہ خُدا ہی ملا نہ وصالِ صنم۔
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

پس آپ رُک گئے۔ اور سمت ۱۹۴۹ بکرمی کا چھٹا چوماسہ انبالہ میں
ہُوا جس کے دَوران میں انبالہ والوں نے مندر بنانے کی تیاری زور
شور سے کر دی۔ انبالہ سے واپس روانہ ہو کر آپ لدھیانہ ہوتے
ہُوئے جالندھر پہنچے۔ شری آچاریہ جی بھی وہیں تھے۔ آپ کے
سامنے ہوتے ہی شری آچاریہ جی نے مسکراتے ہُوئے پُوچھا۔
کہو پنیارت بن آئے۔ آپ نے دست بستہ عرض کی بھگون بھنورا
پھول کے بغیر کیسے رہ سکتا ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہُوئی ہے
کہ آپ کی جدائی کا مزا چکھ آیا ہُوا ہُوں۔ اب دل کی پیاس

آپ کے گیان کے چشمہ سے ہی بجھیگی۔ اس کے علاوہ اور کوئی
ندی نالہ نہ ڈھونڈوں گا۔

جالندھر سے شری آچاریہ جی کے ساتھ ویرووال۔ جنڈیالہ گورو ہوتے ہوئے امرتسر تشریف لائے۔ اور یہاں سے پھر جنڈیالہ گورو پہونچے۔ اور اپنا ۱۹۵۰ سنہ بکرمی کا چوماسہ وہیں کیا۔ اور وہاں کچھ ویاکھیان ایسے ہوئے۔ جن سے آپ کو فائدہ ہوا۔ جنڈیالہ گورو میں آپ نے کچھ سادھوؤں کو بھی پڑھایا۔ اور اپنا ۱۹۵۰ سنہ بکرمی کا چوماسہ ساتواں اسی جگہ کیا۔ اور یہاں سے بمعہ شری آچاریہ جی کے پٹی چلے آئے۔ یہاں شری دان وجے جی وغیرہ پانچ منیوں کو بڑی دکھشا دی گئی۔ اس کا سب کام آپ کے ہاتھ سے ہوا۔ یہاں سے چل کر نریرہ پہونچے۔ اور "جیت جیت کلپنہ" ایسے مشکل گرنتھ شری آچاریہ جی نے خود پڑھائے۔ اور آپ نے اُن کے ساتھ ہی اپنا ۱۹۵۱ سنہ بکرمی کا آٹھواں چوماسہ اس جگہ کیا۔ یہاں ایک بات کا ذکر کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ایک دن آپ اور شری کانت وجے جی ایک

طرف بیٹھے گیان چرچا کر رہے تھے۔ کہ شری آچاریہ جی تشریف فرما ہوئے۔ دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کر ہنستے ہوئے منتری کانت وجے جی سے بولے۔ دیکھنا میرے تیار کئے ہوئے سادھو کو کہیں گجرات نہ اُڑا لے جانا۔ مجھے اس سے بڑی اُمید ہے۔ یہی پنجاب کو سمبھالے گا۔

یہاں سے شری آچاریہ جی اور آپ پٹی میں ایک مندر کی پرتشٹھا کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی بڑی آؤ بھگت کی گئی۔ اور مندر پرتشٹھا کا دن دھوم دھام سے منایا گیا۔ آخر ماگھ شدی ۱۳ سمت ۱۹۵۱ کو شری پارش ناتھ جی کو گدی پر براجمان کیا گیا۔ اور سب سنسکار آپ کے ہاتھ سے کروائے گئے۔ یہاں سے چل کر آپ پھر انبالہ پہنچے۔ اور سمت ۱۹۵۲ بکرمی کا لواں چوماسہ شری آچاریہ جی کے ساتھ وہیں کیا۔ مگھر شدی ۱۵ سمت ۱۹۵۲ کو انبالہ شہر میں شری پارش ناتھ جی سوامی کی پرتشٹھا ہوئی۔ یہاں آچاریہ جی کی بائیں آنکھ میں سے موتیا اُتروانے کی وجہ سے زیادہ ٹھیرنا پڑا۔ اور یہاں سے آپ لدھیانہ ہوتے ہوئے سنکھترہ

آئے۔ اور جیٹھ شدی ۱۹۵۳ سمت کو چل کر لپُر ورد، چھپھر انوالی، سترہ، سرانوالی۔ وڈالہ ہوتے ہُوئے شری آچاریہ جی کے ساتھ گوجرانوالہ تشریف فرما ہُوئے۔

ناقابلِ فراموش صدمہ

گوجرانوالہ میں آکر شری آچاریہ جی کو پُرانا مرض "دمہ" عود کر آیا۔ اور ایسا سخت حملہ کیا۔ کہ آپ کا جانبر ہونا ناممکن ہو گیا۔ چنانچہ بروز منگوار جیٹھ شدی سپتمی سمت ۱۹۵۳ بکرمی کی رات کے بارہ بجے یہ پاک دلوتر آتما ہمیشہ کے لئے اس فانی جسم کو چھوڑ کر علیحدہ ہو گئی۔

آہ! ہندوستان کی پاک سرزمین پر گیان اور رُوحانیت کا سُورج غرُوب ہو گیا۔ گوجرانوالہ کے تاریخی شہر نے ایسا رتن کھو دیا۔ جس کی جگہ ہندوستان کی دیویاں مشکل سے کوئی لال دے سکیں گی۔ لیکن آنے والی نسلیں آپ کے مشعلِ ہدایت

کی روشنی میں برابر ملتی اور آہنسا کے راستہ پر چلتی ہوئی آتم کلیان کرینگی۔

اپنے رُوحانی پتا کی ہمیشہ کی جُدائی نے آپکے ویراگی دِل پر بہت اثر کیا۔ کیونکہ ابھی کئی ایک مرحلے ایسے تھے جن سے عبُور حاصِل کرنے کے لئے آپ شری گورُو دیو جی مہاراج کی رہبری پسند کرتے تھے۔

جُدائی کے اس خیال میں آپ نے چند اشعار بھی کہے۔ جو بوجہ طوالت یہاں درج نہیں کئے جا سکتے۔ لیکن جہاں اُن کا ایک ایک لفظ دل پر اثر کرنے والا ہے۔ وہاں شری ۱۰۰۸ گورودیو شری آتمارام جی کی بہت بڑی عقیدت ظاہر کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی لافانی محبت کا ایک جامع اشتہار ہے۔ اُس سال ۱۹۵۳ سنہ بکرمی کا چوماسہ آپ نے گوجرانوالہ میں ہی کیا۔ اور اپنے گورُودیو کے پوتر نام کی یادگار رہا اور اس خیال سے کہ اُن کے سورگباش ہونے کے بعد اُن کے نام سے بھی لوگ فائدہ اُٹھائیں اور عوام کی خیرات صحیح معنوں میں فائدہ پہونچا سکے۔ مندرجہ ذیل

تجاویز پبلک کو پیش کیں۔

(۱)۔ شری آتم سمت قایم کیا جاوے۔
چنانچہ یہ سمت جین سماج میں جاری ہوگیا ہے۔

(۲)۔ شری آچاریہ جی کی سمادھ پر مندر بنایا جاوے۔
(چنانچہ شری آتمانند بھون کی عظیم الشان عمارت واقعہ جرنیلی سٹرک گوجرانوالہ میں اپنی عظمت بتلا رہی ہے)۔

(۳)۔ شری آتمانند جین سوسائٹیز قایم کی جائیں۔

(۴)۔ شری جی کے نام پر سکول۔ گورُوکل اور کالج بنائے جائیں۔
(جیساکہ متعدد سکول شری آتمانند جین گورُوکل گوجرانوالہ۔ شری آتمانند جین کالج انبالہ وغیرہ اُنہیں کے نام پر جاری ہوئے۔)

اور اس کے لئے پائی فنڈ جاری کیا جاوے۔ گو پائی فنڈ زیادہ دیر تک جاری نہ سکا۔ تاہم اُس کے جمع شدہ سرمایہ سے دو پنڈتوں ودیا نت اچاریہ پنڈت برج لال جی۔ دیاکرن اچاریہ پنڈت سکھ لال جی کو تعلیم دی گئی۔ جس سے وُہ جین دھرم پرچارکی

ترقّی کر رہے ہیں۔

(۵)۔شری آتمانند جین اخبار کا اجراء (یہ اخبار کئی سال تک بابو جسونت رائے صاحب جین کی ایڈیٹری میں چلتا رہا۔)

اِن مفید تجاویز کے قبول کرنے میں بھلا کس کو انکار ہو سکتا تھا۔ فوراً اُنہیں عملی جامہ پہنایا گیا۔ بعض کام ہندوینوں کی قدیم عادت کی وجہ سے برابر جاری نہ رہ سکے۔ لیکن پہلی چار تجاویز مکمّل طور پر پوری کی گئیں۔

شری آچاریہ جی کے شریر تیاگ دینے کے بعد اُنکی ساری ذمہ داری اخلاقی طور پر اور دُنیاوی طور پر آپ کے ذمّہ عائد ہو گئی۔ لیکن کم سنی کے باوجود آپ نے جس دانائی اور بزرگانہ شفقت سے سب کام سرانجام دیئے ہیں۔ اور جین کا امن پسند جھنڈا دُنیا میں بلند کیا ہے۔ اُس کے لئے ہمارا ایک ایک بال آپ کا شکر گزار ہے۔ اور آپ شری جی کی عظمت اور علمیت کا قائل ہے۔

چوماسہ ختم ہونے پر آپ تیرتھ یاترا کے لئے رام نگر کو تشریف